قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔

روح کسے کہتے ہیں اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔۔

زرا سی وضاحت

- سورہ رحمان آیت 14 پارہ 27

اُس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اللہ تعالیٰ کی بات سنی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا پھر روح کا کیا مطلب ہے

ہمیں قرآن پاک ہی بتا تا ہے کہ سب سے پہلے رسول حضرت آدمؑ تھے۔ اور روح کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہم نے آدم میں اپنی روح پھونکی یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا علم پھونکا۔

خواتین وحضرات:

قرآن پاک میں روح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روح کہا۔ یعنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔

اس روح کے بارے میں بات کریں گے۔

جب ہم قرآن پاک کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ آیت دو جگہوں پر نظر آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روح آدمؑ میں پھونکی اور دوسری جگہ وہ ہے جب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی روح مریمؑ میں پھونکی ۔

مثال

- سورہ الحجر آیات 26 تا 29 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پرودگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔

خواتین وحضرات:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے مریمؑ میں اپنی روح پھونکی۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا علم پھونکا۔ اس لیے تو حضرت عیسیٰؑ پیدائیشی رسول تھے۔ اور پیدا ہوتے ہی ان کے پاس تورات اور انجیل کا علم تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں روح اور کلام اللہ کے نام سے پکارا۔

مثال

- سورہ تحریم آیت 12 پارہ 28

اور مریم بنت عمرآن جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی تھی۔ اور وہ فرمابرداروں میں سے تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وضاحت کر رہے ہیں۔ کہ ہم نے مریم جو عمران کی بیٹی تھی۔ جو اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی تھی۔ ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونک دی۔ اور اس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی تھی۔ اور وہ فرمابرداروں میں سے تھی۔ یہاں روح کا مطلب ہے۔ انجیل ہے اس لیے تو عیسیٰؑ پیدا ہونے کے ساتھ ہی انجیل سنا رہے تھے۔

روح کسے کہتے ہیں اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اور اسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔ اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔ کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔ اس سے ہم اپنے غلاموں میں سے جیسے چاہتے ہیں۔ ہدایت دیتے ہیں۔ اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرر ہے ہیں۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔ یاد رکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ وحی یعنی قرآن پاک کو روح کہہ رہے ہیں۔ یعنی قرآن پاک روح ہے۔ جس کو رسول ﷺ کی طرف نازل کیا گیا۔

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔ اب ہم میں سے جو انسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرر ہے ہیں۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے ان آیات سے جانا کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا۔ کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔ کتاب کیا ہوتی ہے۔ ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

کتاب یعنی قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو کیسے جانیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر روشنی اور ایمان نہیں پاسکتے۔ ان آیات سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔ جب رسول ﷺ اس قرآن پاک کے ذریعے ایمان سے آشنا ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے جسے چاہیں گے اس قرآن پاک ہدایت دیں گے۔ اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرر ہے ہیں۔

ہم بھی اسی قران پاک کی تعلیمات کے ذریعے ایمان اور کتاب سے آشنا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ دونوں قرآن پاک کے زریعے ہدایت کرتے ہیں۔

مثال

سورہ مومن آیت نمبر 15 پارہ 24

وہی بلند درجوں والا عرش کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے۔ اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے۔ تا کہ وہ لوگوں کو ملاقات کے دن سے خبر دار کرے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کو روح کہہ رہیں ہے۔ یعنی قرآن پاک کا صفاتی نام روح ہے۔ روح وحی کو کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے۔ اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے۔ تا کہ وہ لوگوں کو ملاقات کے دن سے خبر دار کرے۔ یعنی قیامت والے دن کیا ہوگا۔ وہ بتائے۔ کیونکہ قیامت والے دن کیا ہونا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ رسول قیامت والے دن کے بارے میں درست معلومات جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔ لوگوں کو اس سے خبر دار کرتا ہے۔

ہمارے پاس روح قرآن پاک کی شکل میں محفوظ ہے۔ موجود ہے۔ اور کسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مثال

سورہ النحل آیت 2 پارہ نمبر 14

وہ فرشتوں کو اس روح کے ساتھ اپنے جس غلام پر چاہتا ہے۔ نازل کر دیتا ہے۔ کہ انہیں خبردار کر دو۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بس مجھ سے ہی ڈرو۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کو روح کہہ رہیں ہیں اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ روح قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

خواتین وحضرات:

جب ہم قرآن پاک سے سیکھ چکے ہیں کہ روح قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ روح کو مزید جاننے کے لیے ان آیات کی مدد سے آگے بڑھتے ہیں۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا 22 پارہ 28

جس دن اللہ تعالیٰ سب کو دوبارہ اٹھائے گا۔ تو یہ اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔ جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کا کچھ بن جائے گا۔ یاد رکھو کہ بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔ اس نے ان سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔ یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں یاد رکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔
بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔
بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے۔ کہ وہ ایسے لوگوں سے محبت رکھیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔ خواہ وہ ان کے باپ ہوں۔ خواہ بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔ یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔ اور ان کی مدد ایک روح کے ذریعے کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کی مدد ایک روح یعنی قرآن پاک کے زریعے کی گئی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔
ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت وفرمابرداری دل سے کرتے ہیں۔
۔اور شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔ جنھوں نے نصیحت یعنی قرآن پاک کو بھلا دیا ہے۔ یاد رکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔
قرآن پاک والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا۔ اور یہ جنت والے لوگ ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 110 تا 111 پارہ 7

جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ میری اُس نعمت کو یاد کرو۔ جو میں نے تجھ پر اور تمھاری ماں پر کی تھی۔ جب میں نے پاک روح یعنی انجیل سے تمھاری مدد کی اور تو لوگوں سے جھولے میں باتیں کرتا تھا۔ اور بڑی عمر میں بھی۔ اور جب میں نے تمھیں کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تو میری اجازت سے پرندے کی شکل میں مٹی کا پتلا بناتے۔ اور اس میں پھونک مارتے۔ تو وہ میری اجازت سے پرندہ بن جاتا۔ اور تم پیدائیشی اندھے کو میری اجازت سے صحت مند کر دیتے۔ اور جب میں نے بنی سرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب تم ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے۔ تو پھر جن لوگوں نے ان میں سے کفر کیا تھا۔ وہ بولے کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں
۔اور جب ہم نے حواریوں کے دلوں میں ڈالا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آئیں تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا۔ کہ ہم فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں پاک روح انجیل کو کہا کہ پاک روح سے تیری مدد کی اور حضرت عیسیٰ جھولے میں انجیل سناتے تھے۔ اور وہ لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ؑ کو تورات اور انجیل کی تعلیم اور اس کے علاوہ معجزے بھی دیے۔ جس سے وہ اندھوں اور بیماروں کو شفاء دیتے۔ اور مردوں کو زندہ کرتے۔ جب عیسیٰ ان کے پاس واضح دلائل یعنی انجیل اور معجزے لے کر آئے۔ تو کافروں نے کہہ دیا۔ کہ یہ تو صاف جادو ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے حواریوں کے دلوں میں ڈالا۔ کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائیں ایمان کا مطلب اُس وقت کے مطابق انجیل کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کریں تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور اے اللہ تو گواہ رہنا۔ کہ ہم تیرے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

یمان کامکمل مطلب ہے۔موجودہ کتاب اور پہلی کتابوں پر ایمان لانا
اس آیت میں ایمان کامکمل مطلب موجود ہے

سورہ تحریم آیت 12 پارہ 28

اور مریم بنت عمرآن جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔پھر ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اوراس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی تھی۔اوروہ فرمابرداروں میں سے تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وضاحت کرر ہے ہیں۔کہ ہم نے مریم جوعمران کی بیٹی تھی۔جواپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی تھی۔ان کے اندراللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونک دی۔اوراس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی تھی۔اوروہ فرمابرداروں میں سے تھی۔وہ تورات اوراسے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنیوالی تھیں۔ یہاں روح کا مطلب ہے۔انجیل۔اس لیےتوعیسیٰؑ پیدا ساتھ ہی انجیل سنار ہے تھے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اس موضوع پربھی مکمل بات کرتا ہے۔جس میں بنی اسرائیل اختلاف رکھتا ہے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔
اسی لیےاللہ تعالیٰ سورہ نمل آیت 76 میں فرماتے ہیں۔کہ بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پراکثران باتوں کو بیان کرتا ہے۔جن باتوں میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں وضاحت کرر ہے ہیں۔کہ قرآن پاک میں اُن تمام باتوں کوبھی بیان کیا گیا ہےجن میں بنی اسرائیل اختلاف رکھتے ہیں۔یعنی قرآن پاک سے یہودونصاریٰ اپنے اختلاف ختم کرسکتے ہیں۔

سورہ نساءآیت 171 پارہ 6

اے کتاب والواپنے دین میں مبالغہ نہ کرو۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوائے سچ کے کچھ نہ کہو۔بیشک مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹااور اللہ تعالیٰ کارسول ہےاوراُس کا کلام ہے۔جس کواُس نے مریم کی طرف ڈالا۔اوراُس کی طرف سے ایک روح ہے۔بس اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔اورتین خدانہ کہو باز آجاؤ یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔بیشک اللہ تعالیٰ ہی اکیلامعبود ہے۔وہ اس بات سے پاک ہے۔۔کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔آسمانوں اورزمین میں سب کچھ اُس کا ہے۔اوراللہ تعالیٰ کاوکیل ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وضاحت کرر ہے ہیں۔کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اللہ تعالیٰ کارسول ہیں۔روح ہیں۔جس کواُس نے مریم کی طرف ڈالا۔
روح قرآن پاک بھی صفاتی نام ہے۔اوور پہلی کتابوں کابھی۔

سورہ آل عمران آیات 42 تا 52 پارہ 3

اور جب فرشتوں نے کہا ۔اے مریم اللہ تعالیٰ نے تجھے منتخب کرلیا ہے۔اور تجھے پاک کردیا ہے۔اور تجھے دنیا کی تمام عورتوں میں منتخب کرلیا ہے۔اے مریم تواپنے رب کی فرمابرداری کرو۔اوراُس کوسجدہ کر۔اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔یہ غیب کی باتیں ہیں۔جوہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہیں۔اورآپ ﷺ انکے پاس نہ تھے۔جبکہ وہ اپنے قلم پھینک رہے تھے۔کہ مریم کا کفیل کون بنے گا۔جب وہ آپس میں جھگڑر ہے تھے۔اورآپ ﷺ اُس وقت بھی ان کے پاس نہ تھے۔جب فرشتوں نے کہا تھا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے اپنی طرف سے ایک کلام کی بشارت دیتا ہے۔جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔دنیااورآخرت میں معزز ہوگا۔اوراللہ تعالیٰ کے مقربوں میں سے ہوگا۔وہ جھولے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کریگا۔اورصالحین میں سے ہوگا۔اُس نے کہا اے میرے رب میرا بچہ کیسے ہوسکتا ہے۔حالانکہ مجھےتوکسی مرد نے چھواتک نہیں۔
فرشتوں نے کہا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ جوچاہتا ہے کرتا ہے۔جب وہ کسی کام کافیصلہ کرتا ہےتوصرف اتنا کہتا ہے کہ ہوجاتو وہ ہوجاتا ہے۔
اوراسے کتاب اورحکمت تورات اورانجیل سکھائے گا۔اوربنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کربھیجے گا۔بیشک میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے تمھارے لیے معجزہ لے کر آیا ہوں۔میں تمھارے لیےمٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بناتا ہوں۔پھراس میں پھونک مارتا ہوں۔تواللہ تعالیٰ کی اجازت سے وہ پرندہ ہوجاتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ کی اجازت سے میں پیدائشی اندھوں اوربرص کے مریضوں کوشفاء اورمردوں کوزندہ کرتا ہوں۔
اورجوکچھ تم کھاتے ہویاگھروں میں رکھتے ہواس کی خبردیتا ہوں۔بیشک اس میں تمھارے لیے معجزہ ہے۔اگرتم مومن ہواوراس لیے آیا ہوں کہ تورات کی تصدیق کروں جومجھ سے

پہلے آچکی تھی۔ جوتم پر بعض چیزیں حرام کردی گئیں تھیں ۔تمھارے لیے حلال کردوں۔ اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کرآیا ہوں۔ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔ اُسی کی غلامی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر کومحسوس کیا۔ تو کہا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے میرا مددگار کون ہوگا۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔ کہ ہم مسلم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔ بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرشتے ان آیات میں وضاحت سے حضرت مریم ؑ کو حضرت عیسیٰ ؑ کے بارے میں بتارہے ہیں

جب فرشتوں نے کہا تھا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے اپنی طرف سے ایک کلام کی بشارت دیتا ہے۔ جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اور مسلم بننے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہونا ہوتا ہے۔ یعنی مسلم ہوتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لانا اور گواہی دینا۔

خواتین وحضرات

کیا ہم قرآن پاک پر اس طرح ایمان لاتے ہیں اس طرح مسلم بنتے ہیں۔ یعنی اس طرح اسلام لاتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 16 تا 34 پارہ 16

اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجیے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف ایک مکان میں چلی گئی۔ پھر ان سے پردہ ڈال لیا۔ پھر ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا۔ اور وہ ان کے سامنے ہو بہو ایک انسان بن گیا۔ مریم کہنے لگی۔ اگر تم پرہیزگار ہو۔ تو میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا کہ میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تا کہ میں تمھیں ایک پاکیزہ غلام عطا دوں۔ اُس نے کہا میرا غلام کیسے ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔ اور نہ میں بدکار رہوں۔ اُس نے کہا۔ اسی طرح ہوگا آپ کے رب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ کام میرے لیے آسان ہے۔ اور یہ اسلیے کہ ہم اسے لوگوں کے لیے معجزہ اور رحمت بنادیں۔ اور یہ ایک حکم طے ہو چکا ہے۔ پھر وہ حاملہ ہوگئیں۔ پھر اس کے ساتھ وہ ایک دور مکان میں چلی گئیں۔ پھر دردزہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی۔ پھر نچلی طرف سے آواز آئی۔ کہ غم نہ کھاؤ۔ تمھارے رب نے نیچے کی طرف سے چشمہ جاری کردیا ہے۔ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر ہلاؤ۔ اس سے تم پر تازہ تازہ کھجوریں گریں گی۔ تو کھاؤ۔ اور پیو۔ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر تم اگر کسی انسان کو دیکھو۔ تو کہہ دو۔ کہ میں نے رحمان کے لیے ایک روزے کی نذر مان رکھی ہے۔ اس لئے آج ہرگز کسی انسان سے نہ بولوں گی۔ پھر وہ بچے کو اٹھائے ہوئے قوم کی طرف آئیں۔ انہوں نے کہا ۔ یہ تو نے بہت برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن تمھارا باپ کوئی برا آدمی نہیں تھا۔ اور نہ تمھاری ماں بدکار تھیں۔ پھر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم گود کے بچے سے کس طرح بات کریں۔ عیسیٰ نے کہا۔ بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا غلام ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے۔ اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔ اور جہاں کہیں میں رہوں۔ اس نے مجھے برکت والا بنایا ہے۔ جہاں کہیں میں رہوں۔ اور جب تک میں زندہ رہوں۔ مجھے نماز اور زکواۃ کا حکم دیا ہے۔ اور مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے۔ اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور سلام ہو۔ مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور زندہ کرکے اُٹھایا جاؤں گا۔ یہ عیسیٰ ؑ ابن مریم ہے۔ وہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں عیسیٰ ؑ کا مکمل خطاب دکھایا گیا ہے۔ جو وہ پیدا ہوتے ساتھ ہی لوگوں سے کرتے ہیں۔ جب ان کی ماں ان کو لوگوں کے پاس لاتی ہے۔

رحمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ رسول ﷺ کو بھی رحمت بنا کر بھیجا گیا کیونکہ انہوں نے رحمت یعنی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا۔ اسی طرح عیسیٰ ؑ اللہ تعالیٰ کا کلام تھے۔ بذات خود رحمت تھے اور معجزہ تھے۔ ان آیات میں عیسیٰ ؑ کو بھی رحمت اور معجزہ کہا گیا ہے۔ یہ ہے وہ سچا واقعہ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 35 تا 36 پارہ 16

اللہ تعالیٰ کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے ۔ وہ پاک ہے۔ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے۔ کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے بس اس کی غلامی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔وہ تو کن فیکون ہے جس کام کا ارادہ کرتا ہے۔اسے کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے بس اس کی غلامی کرو ۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

سورہ آل عمران آیات 30 تا 40 پارہ 3

بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں سے آدمؑ اور نوحؑ اور اور ابراہیمؑ کا خاندان اور عمران کا خاندان منتخب کیا۔جو ایک دوسرے کی نسل سے تھے۔اللہ تعالیٰ سب سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان چار خاندانوں کے نام لیے۔جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کیا۔جو ایک دوسرے کی نسل سے تھے۔

سورہ نساء آیات 153 تا 158 پارہ 6

آپ ﷺ سے اہل کتاب سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب نازل کی جائے۔یہ موسیٰ سے اس زیادہ سوال کر چکے ہیں۔جب انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ دکھاؤ۔انکے ظلم کی وجہ سے ان پر بجلی گری۔پھر انہوں نے بچھڑے کو بنالیا۔اسکے بعد بھی کہ ان کے پاس واضح دلائل آ چکی تھیں۔پھر ہم نے ان کو معاف کر دیا۔اور ہم نے موسیٰ کو واضح دلیل دی۔اور ہم نے ان سے اقرار لینے کے لیے طور کے پہاڑ کو ان کے سروں پر بلند کیا۔اور ان سے کہا ۔کہ دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔اور ہم نے کہا کہ ہفتے کے بارے میں حد سے نہ بڑھو۔اور ان سے ہم نے مضبوط وعدہ لیا۔پھر ان کے وعدہ توڑنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے آیات کی نافرمانی کی وجہ سے اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے۔ اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر پردہ ہے۔بلکہ ان کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔سوائے چند لوگوں کے باقی ایمان نہیں لائے۔اور ان کی نافرمانی کے سبب اور ان کے اس طرح کہنے کی وجہ سے جو مریم پر بہت بڑا بہتان تھا۔اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ بیشک ہم نے مسیح ابن مریم کو جو اللہ تعالیٰ کے رسول تھے قتل کیا ہے۔حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ انہیں صلیب پر چڑھایا۔بلکہ ان کو شبہ ہو گیا تھا اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا۔وہ یقیناً اس کی طرف سے شک میں پڑے ہیں ان کے پاس صرف گمان کا علم ہے۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف بلند کر لیا۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔اور کتاب والے سب مرنے سے پہلے اس پر ایمان لائیں گے۔اور قیامت والے دن وہ ان پر گواہی دے گا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں یعنی اپنے نافرمانوں کا رویہ دکھایا ہے۔جب لوگوں نے رسول ﷺ سے کہا کہ ہم پر آسمان سے کتاب نازل کی جائے تو جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہیں کہ لوگوں نے ہمیشہ ایسا ہی کیا ہے۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پھر تفصیل بتائی۔

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں تم میں سے فرشتے پیدا کر دیتے۔کہ زمین میں جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔پھر تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُسنے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

سورہ بنی اسرائیل 86 تا 87 پارہ 15

اور آپ ﷺ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ روح میرے رب کا حکم سے ہے۔اور تمھیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔اور اگر ہم چاہیں تو تو جو وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے۔تو لے جائیں اور آپ ہمارے مقابلے میں کسی کو وکیل نہ پائیں۔مگر آپ ﷺ پر آپ کے رب کی رحمت ہے اور اس کا فضل آپ پر بہت زیادہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ لوگ رسول ﷺ سے وحی کے بارے میں بات کرتے تھے۔رسول ﷺ نے ان کو جواب دیا ۔ کہ روح میرے رب کا حکم سے ہے ۔اور تمھیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔

سورہ شعراء۔آیات 192 تا 199۔پارہ نمبر 19

اور یقیناً یہ قرآن رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔اسے لے کر امانت دار روح آپ کے دل پر نازل ہوئی ہے۔تا کہ آپ خبردار کرنے والے ہوں۔عربی زبان میں ہے۔جو بالکل صاف اور واضح ہے۔اور یقیناً یہی قرآن پہلی امتوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔کیا ان کے لیے یہ کوئی معجزہ نہیں ہے۔کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں اور اگر ہم اسے عجمی زبان میں بھی نازل کرتے۔اور وہ انہیں پڑھ کر سناتا تو بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ یہ قرآن عربی زبان میں ہے۔اور اسے لے کر امانت دار روح نے آپ ﷺ کے دل پر نازل کیا ہے۔تا کہ آپ ﷺ خبردار کرنے والے ہوں۔

خواتین وحضرات:۔

جب کوئی انسان قرآن پاک کو سچ سمجھنا چاہتا ہے۔تو یہ قرآن اس کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔اگر کوئی شخص قرآن کے سچ کے ساتھ اپنے دل میں بنے ہوئے پرانے بتو ں کو نہیں توڑتا۔یعنی جو باتیں بچپن سے اس کے دل میں بیٹھائی گئی ہیں۔یعنی باپ دادے کے راستے پر چل رہے ہیں۔اگر قرآن پاک کے سچ کو دل نے نہیں مانا۔اور وہ اپنی پرانی باتوں پر اڑا رہا۔تو اس نے قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں مانا لہذا وہ ایمان والا نہیں ہے اگر کسی نے اپنے دل کے پرانے بتوں کو قرآن پاک کے سچ سے ضائع کر دیا۔اور قرآن پاک کی باتوں کو مان لیا۔اور فرمانبردار ہوگیا۔تو وہ ایمان والا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہی قرآن پاک پہلی امتوں کی کتابوں میں موجود تھا یعنی جو کچھ اس قرآن پاک میں ہے۔اللہ تعالیٰ کی تعلیمات میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئیں۔جو اُن کتابوں کی تعلیمات تھیں۔اِس قرآن کی بھی وہی تعلیمات ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

عربی قوم معجزہ مانگتی تھی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے یہ بات معجزہ نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء اس قرآن کو جانتے ہیں۔کیونکہ ان کے پاس بھی کتاب تھی۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اگر میں ایسا معجزہ کر بھی دیتا کہ اس قرآن پاک کو عربی کے بجائے کسی اور زبان میں نازل کرتا۔اور آپ ﷺ اسے پڑھ کر سناتے۔تو ان لو گوں کی ہٹ دھرمی اسی طرح رہنی تھی۔کہ انہوں نے اس کو سچ نہیں ماننا تھا۔

خواتین وحضرات:۔

ایک سوال کا جواب دیں، وہ لوگ تو قرآن پاک کو نہیں ماننے والے تھے تو کیا ہم لوگ جو قرآن پاک سے محبت کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔کیا ہم قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔کیا اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرتے ہیں ہمارے درمیان کسی قسم کا مسئلہ ہو جائے۔تو کیا فیصلہ کرنے کے لیے ہم قرآن پاک سے رجوع کرتے ہیں۔اگر ایسا نہیں ہے۔تو پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق رہ گیا۔قرآن کو وہ بھی جانتے تھے اور ہم بھی جانتے ہیں عادات ایک سی ہیں۔صرف زمانے کا فرق ہے۔وہ بھی فرقوں پر تھے ہم بھی فرقوں پر ہیں۔

سورہ ص۔آیات 71 تا 88۔پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کردوں۔اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔اور کافروں میں سے ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے ابلیس جس انسان کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔کیا تو نے تکبر کیا۔یا تو تھا ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔کیونکہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل جا یہاں سے تو یقیناً نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی۔وہ کہنے لگا میرے رب۔مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔بے شک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بس یہی سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھردوں گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات !۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کردوں۔ اوراس میں اپنی روح پھونک دوں توتم اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا۔ چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہوگیا۔

خواتین وحضرات !۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ میں کتاب کا علم پھونکا اور اس لیے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا

سورہ الحجر آیات 26/43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پرودگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کرچکوں اوراس میں اپنی روح پھونک دوں توتم اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوگیا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے کہا مجھے یہ گوارہ نہیں ہوا کہ میں اپنے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا کیونکہ تو نا فرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے۔ جس دن مُردے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کرکے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔ تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات ! آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کرچکوں اوراس میں اپنی روح پھونک دوں توتم اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا۔

سورہ تحریم آیت 12 پارہ 28

اور مریم بنت عمرآن جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ پھر ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اوراس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی تھی۔ اور وہ فرمابرداروں میں سے تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وضاحت کررہے ہیں۔ کہ ہم نے مریم جو عمران کی بیٹی تھی۔ جو اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی تھی۔ ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونک دی۔ یعنی اپنی کتاب کا علم پھونک دیا۔ اوراس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی تھی۔ اور وہ فرمابرداروں میں سے تھی۔ یعنی مسلم تھی۔ وہ تورات اور ا س سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنیوالی تھیں۔ یہاں روح کا مطلب ہے۔ انجیل۔ اس لیے تو عیسیٰؑ پیدا ساتھ ہی انجیل سنا رہے تھے۔

احاطہ کتاب

اس کتاب کو لکھنے کا مرکزی خیال یہ ہے۔ کہ آدم کو سجدہ کرنے کی وجہ روح تھی۔ جبکہ شیطان اس روح سے محروم ہے۔ اب جو انسان بھی قرآن پاک سے دور رہ کر کسی کی اطاعت کریگا۔ وہ شیطان کی اطاعت کریگا۔ کیونکہ شیطان کے پاس بھی قرآن پاک کا علم نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کے باعث اسے قرآن پاک سے دور کردیا ہے۔ یعنی اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سننے سے دور رکھا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے لیے صرف اُس انسان کی گواہی کو قبول کیا ہے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔ اور اُس انسان کی سفارش کو بھی قبول کریں گے۔ جس نے قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دی ہوگی اور قرآن پاک کا خوب علم رکھتا ہوگا۔ یہ آیات پیش کررہی ہوں۔

سورہ شعراء۔ آیات 208 تا 212۔ پارہ 19

اور ہم نے کبھی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا۔ جہاں کوئی خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ جو انہیں نصیحت کرے اور ہم ظالم نہیں ہیں اوراس قرآن پاک کو لے کر شیطان نہیں

اترے۔ یہ بات تو ان کے لائق ہے اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں وہ تو اسے سن پانے سے بھی دور رکھے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے کبھی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا جہاں ڈرانے والا نہ بھیجا ہو۔ جو انہیں نصیحت کرے اور اس قرآن پاک کو شیطان لے کر نہیں آئے۔ اور شیطان تو قرآن پاک کو سن نہیں سکتے۔ اور ہمارا رویہ قرآن پاک کے ساتھ صرف ثواب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے ہم نے کبھی بھی اسے نصیحت حاصل کرنے کیلئے نہیں کھولا کیا ہم شیطان ہیں جو اس قرآن پاک کو سمجھ نہیں رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے بارے میں کہہ رہیں ہیں کہ شیطان اسے سن پانے سے دور رکھے گئے ہیں کہیں وہ شیطان ہم ہی تو نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں شیطان کیسے کہتے ہیں شیطان نافرمان کو کہتے ہیں کہیں ہم بھی تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان تو نہیں ہیں۔ ہم میں اور شیطان میں کیا فرق ہے

سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے۔ تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بیشک معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور تمھیں کیا معلوم ہے۔ کہ اگر وہ معجزے آ بھی جائیں۔ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ او ہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے۔ جیسے پہلی مرتبہ وہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔ اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔ اور ہر چیز اُن کے سامنے لا کر جمع کر دیتے۔ تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن شیطان بنائے۔ جو انسان اور جن تھے۔ اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔ اور آپ کا رب چاہتا۔ تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔ پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔ کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم اس قرآن پاک پر ایمان لے آئیں گے۔ یعنی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔ اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دل اور انکھوں کو اُلٹ دیں۔ جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر رسول ﷺ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔ تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔ اس طرح شیطان جو انسان اور جن دونوں میں سے ہوتے ہیں۔ جو ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں۔ اب جو قرآن پاک کی بات کو نہ مان کر فرقے بنائیں گے۔ وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔ اور شیطان ہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ جن لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا وہ شیطان ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان ہو۔ یعنی جو قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں اور اسکی اطاعت نہیں کرتے وہ شیطان ہیں۔ اور یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں کافر ہو گئے۔ یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو منافق کہہ رہے ہیں جنہوں نے قسموں کو اپنا ہتھیار بنا رکھا ہے ان قسموں کے ہتھیار کی بدولت وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے

سے روکتے ہیں حالانکہ وہ ان قسموں کے ہتھیار کو نبی ﷺ کی گواہی کیلئے بھی استعمال کر رہے ہیں مگر ان کی چیخیں ان کی قسمیں ان کے احتجاج کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ منافق ہیں کیوں کہ انہوں نے لوگوں کو قرآن پاک سے روکا یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالی کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اُس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ زخرف۔ آیت86۔ پارہ25

اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے البتہ جس نے سچ یعنی قرآن پاک کی گواہی دی ہو اور وہ علم بھی رکھتا ہو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن صرف قرآن پاک کی گواہی دینے والا اور اس کا علم رکھنے والا صرف سفارش کر سکے گا۔ یہ ہے میرٹ۔ یہ ہے سند۔ قرآن پاک کا علم حاصل کرنا اور اس کے سچ کی گواہی دینا۔